REGISTERED L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۱ء | نمبر ۳۸

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی

چاہیے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اولاد سیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیل داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۴/

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجیے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدیے اور انکا مطالعہ کیجیے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (دلمیکی) ۱۲/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولوس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروسلم کے آخری ایام ۸/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر ۴/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶/
۴- رومۃ الکبرا ۶/
۵- سیر ہند معہ تصویریں ۱۰/
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنسن کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸/
۱۱- راسپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- راسپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۲/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۲/
۱۶- سورج پرکاش ۲ و ۱۲/
۱۷- عزت بیبال ۵ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۲/
۱۹- ابن حُور ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵/
۲۲- چُلبلنی اور کرونا ۴/
۲۳- پوڈیاس اگاسے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم ۱۰/
۲۶- کلیان اور مایا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/

یہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لیے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح ۸/
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں ۱۲/
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- اسمتھ کے اقرارات ۱۲/
۶- عیسائی مسافر تصویردار ۸/
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- تحفہ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۴/
۲۱- ہند میں مسیحیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳/
۲۳- شادی کی بابت ۸/
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں مینیجر کریسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

فی سپاہی ہندوستان کی حکومتیں فوج کا خرچ اٹھا رہی ہیں انگریزی سلطنت اپنے سپاہی کے اوپر ۱۱۰ پونڈ خرچ اٹھاتی ہے چینی سپاہی پر ۶۲ پونڈ خرچ آتے ہیں آسٹریا پر ۴۳ پونڈ خرچ آتا ہے۔ جرمن پر ۴۰ پونڈ فرنچ پر ۴۰ پونڈ اور روس کے سپاہی پر ۳۵ پونڈ سالانہ خرچ آتا ہے۔

پرتگیز درسپانش مدارس میں جو یہودیوں کے لئے ہیں ایک یہودی لڑکے یا لڑکی کو جو سبت کو ناغہ کرے دس پونڈ اور دس شلنگ انعام دیئے جاتے ہیں

ملکہ وکٹوریا کا پہلا دستخط جو اس نے چار سال کی عمر میں کیا تھا اب تک موجود ہے اور برٹش میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔

مقام فلیتھم وڈل سیکس میں ایک دستکاری کا مدرسہ ہے جو ۱۸۵۶ء میں جاری ہوا تھا اس میں ۵۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ گذشتہ سال میں حساب کرنے سے معلوم ہوا تھا کہ دس ہزار طلبا تعلیم پاکر یہاں سے چلے گئے ہیں۔

یہ بات از روئے حساب معلوم ہوئی ہے کہ بیس میں سے ایک آدمی کسی نہ کسی حادثے کا شکار رہتا ہے

ملکہ الیگزنڈرا نے شہنشاہ مرحوم کے ملازموں کو ۲ Scraf pmo بطور انعام کے دیئے ہیں

یونائیٹڈ کنگڈم میں کوئلے کی ۳۰۰۰ کانیں ہیں جن میں سے ہر سال ۵۰۰۰۰۰۰ ٹن کوئلہ نکلتا ہے۔

جن لڑکوں کے دانت خراب تھے ان کا وزن تندرست دانت والے لڑکوں کے وزن کی نسبت ولایت میں ۲۹۔۲۰ پونڈ کم نکلا۔

ویسٹ منسٹر ہال کے فرش پر جہاں شاہ ایڈورڈ مرحوم کی شاہانہ لاش رکھی گئی تھی۔ ایک پیتل کا پلیٹ لگانا منظور ہوا ہے

ولایت کی عورتیں علم میں بھی کمال پیدا کرتی ہیں۔ فی الحال لنڈن یونیورسٹی کے امتحانیں ۹۰ عورتیں پاس ہوئی ہیں۔

ملک فرانس میں ایک کان کوئلے کی ہے جس کی گہرائی ۳۳۰۱ فیٹ ہے سطح کے اوپر تھرمامیٹر ۵۵ درجے پر ہوتا ہے لیکن اندر ۱۱۷ درجے پایا جاتا ہے۔

انگلینڈ کے کرنیل سر الیف۔ آر۔ ونگیٹ صاحب نے ایک ایسی موٹر ایجاد کی ہے جو ریت پر بخوبی چل سکیگی۔

ملک جرمن میں ایک صاحب نے ایک ایسی توپ ایجاد کی ہے جو موٹر گاڑی پر تمام سڑکوں پر چل سکیگی جس پر بغیر خواہ بارود وغیرہ اور دس آدمی بھی بیٹھ سکیں اور وہ ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلیگی۔

پیرس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ میڈم کری نے اور اُن کے ساتھی ڈاکٹر ریڈیم کی دھات دریافت کر لی ہے۔ پہلے ایک دفعہ اُس کا نمک ہی دریافت ہوا تھا۔

یہ دھات سفید رنگ کی ہے جب کھلی ہوا میں رہتی ہے فوراً سیاہ رنگ ہو جاتا ہے اور لوہے کو فوراً چپٹ جاتی ہے اور کاغذ کو جلا دیتی ہے اور اگر پانی پر پڑ جائے تو وہ بھی سڑ جاتا ہے۔

ایران میں بھی ہیضہ پھوٹ نکلا ہے

شہر دہلی وکلکتہ کے مشہور تاجر سگریٹ حاجی شیخ بخش الہی صاحب جنہوں نے کلکتہ میں ایک بہت بڑی اور عالیشان مسافر خانہ طیار کروایا ہے حال میں آپ نے ڈپٹی کمشنر دہلی کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی پیش کی ہے کہ میں ایک لاکھ روپئے کے خرچ سے دہلی میں شاہ ایڈورڈ مرحوم کے نام پر ایک مسافر خانہ تعمیر کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے ایک ٹکڑا زمین شہر کے کسی حصہ کو پاس دینے کی اجازت دیں۔ واقعی حاجی صاحب کی یہ فیاضی قابل تعریف ہے کہ انہوں نے محض مسافروں کی آسائش کیلئے اس قدر صرف سے ایک مسافر خانے کا ارادہ کیا جو شاہ مرحوم کی ایک اچھی یادگار کہی جا سکتی ہے۔

انار کلی لاہور تھانہ کی پولیس نے محکمہ نہر کے ایک کلرک کو اپنے افسر کی بائیسکل چرانے کے جرم میں ماخوذ کیا ہے۔ افسر مذکور کی بائیسکل قیمتی ۲۰۰ روپیہ ماہ جولائی میں دفتر کے کمرہ سے گم ہو گئی۔ اتفاقیہ جب کا گنہ ور کان مہاد اجی سائیکل ورکس میں ہوا۔ وہاں اپنے بائیسکل کو دیکھکر پہچان لیا دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ بائیسکل رتن لعل نے وہاں بیچ دیا ہے۔ خانہ تلاشی لینے پر دو اور بائیسکل بھی برآمد ہوئے۔ ملزم کا چالان کیا گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی حق حقوق

نمبر ۵

اور جب اس طرح سے نوشتے پورے ہوگئے اور مسیح موعود نے آپ کو گنہگاروں کے عوض میں کفارے میں قربان کروالا اور نجات کے متعلق تمام کارروائی تکمیل تک پہونچگئی اور کوئی دقیقہ اس اہم کام کا باقی نہ رہا۔ بلکہ اس خاص عاصیان اور نیز گنہگاروں نے اپنی زبان سے باواز بلند پکار کر بظاہر و عیاں فرمایا کہ سب کچھ پورا ہوا تو اس وقت لعنت برکت سے مبتدل ہوگئی اور عدل کے بڑے دروازے میں رحم کی کھڑکی لگ گئی اور گنہگاروں کی حالت نے آناً فاناً پلٹا کھالیا اور گئے گذرے حق حقوق جن سے بنی آدم بسبب گناہ و نافرمانی کے محروم ہوگئے تھے از سر نو حاصل ہوگئے بلکہ اس نجات کے بڑے کام کے انجام دینے فضل کی بیش بہا نہریں۔ بلکہ رحمت کے دریا ایسی خوبی سے رواں ہونے لگے کہ آگے سے بڑھچڑھکر حق گنہگاروں کو حاصل ہوگئے۔ جنکا ذکر ہم اب اپنے اخبار کے کئی نمبروں میں تفصیل کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ ناظرین پر بخوبی واضح ہوجاوے کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کی طرف سے ہم پر کیا فضل نازل ہوا ہے اور امید ہے کہ اس مضمون سے ناظرین ضرور فائدہ حاصل کرینگے۔

ناظرین نور افشاں اس خبر کو پڑھکر خوش ہونگے کہ چین میں خداوند مسیح کی بشارت کا کام بڑی سرگرمی کیساتھ ہورہا ہے اور مسیحیوں کا شمار اس ملک میں دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ کانٹن اور اُس کے بیرونی متعلقات میں گذشتہ سال ایک سو تیرہ لوگوں نے بپتسمہ لیا اور چینی مسیحیوں نے بشارتی کام کے لئے چندہ بھی معقول دیا ہے اور کانٹن مشن کے سینیائی ضلع میں مسیحیوں کا شمار خاطر خواہ ترقی پاتا ہے۔ مسٹر ایم جونس صاحب کا بیان ہے کہ ان اضلاع کے لوگ مسیحیت کے قبول کرنے میں بڑے سرگرم ہیں اور خاص موضع ینگ تنگ کا میں ایک سو تیس مرد عورت اور اطفال بپتسمہ کے لئے تیار ہیں اور انہوں نے گرجے کی عمارت کے لئے چندہ بھی معقول ادا کیا ہے اگرچہ وہ غریب لوگ ہیں۔ تاہم مسیحی خدمت کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ ہند کے مسیحیوں کو ان چینی مسیحیوں سے اور اس کام سے جو ان میں فی زمانہ ہو رہا ہے ایک بہتر سبق حاصل کرنا چاہئے ہر ایک مسیحی جس نے مسیح کے نام کا بپتسمہ لیا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذات سے حتی المقدور مسیح کی بے داغ زندگی کو ظاہر کرے اور بشارتی کاموں میں ہر طور سے دلچسپی کے ساتھ حصہ لے۔

ڈینش مشنری سوسائٹی ہندوستان اور چین میں اپنا کام بڑی سرگرمی کے ساتھ کر رہی ہے مدراس میں اس مشن کی طرف سے بائیس مشنری اور اناسی کارندے ہیں جو کہ آٹھ مختلف جگہوں میں کام کر رہے ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۱۰ء میں دیسی مسیحیوں کا شمار اس علاقے میں ایک ہزار دو سو بیالیس تھا اور مشن کے سکول تیس تھے جن میں طلبا کا شمار ایک ہزار تین سو تراسی تھا۔ چین میں سات مشنری اور چوبیس کارندے سات مختلف جگہوں میں کام کر رہے ہیں یکم جنوری ۱۹۱۰ء میں مسیحیوں کا شمار ۳۰۰ تھا اور آٹھ مشن سکول ہیں جن میں طلبا کا شمار ایک سو چھتیس تھا۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اس مشن کے کام پر اپنی خاص برکت نازل کرے اور آئندہ میں اسکو خاص کامیابی حاصل ہو۔

قریباً تیس سال کا عرصہ گذرا جبکہ قوم میکسکو میں مسیحی لوگ انجیل کی بشارت دینے کے لئے گئے تھے اور وہاں کے لوگوں نے اُن مسیحیوں میں سے بہتوں کو سخت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا تھا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اب اسی قوم میں انجیل کی بشارت دی جاتی ہے۔ چنانچہ میتھوڈسٹ مشن کے ایک پادری صاحب جن کا نام ایچ۔ اے۔ بیسٹ ہے مندرجہ ذیل بیان تحریر کرتے ہیں چند عرصہ گذرا جبکہ میں نے اپنے گرجے میں اتوار کے دن عبادت کی اور اس پلپٹ پر جہاں میں نے کھڑے ہوکر وعظ کیا دیوار کے اوپر اُن مسیحیوں کے نام کندہ تھے جو کہ خداوند کی بابت میں عجیب طور سے بلائے گئے تھے اب وہاں پر مشن کی طرف سے کئی ایک سکول بھی کھولے گئے ہیں جن میں طلبا کی تعداد کافی ہے یہ بات بالکل سچ ہے کہ مسیحیوں کا خون کلیسیا کی بنیاد ہے۔ اس نوٹ کو پڑھنے سے خداوند کی عجیب قدرت نظر آتی ہے۔ جو وہ اپنے بندوں کے وسیلے غیر ممالک میں دکھلاتا ہے ہماری دعا ہے کہ خداوند اس قوم کو بہت جلد اپنی روحانی اور جسمانی برکات سے فیضیاب کرے اور اس ملک میں بھی کلیسیا کا شمار بڑھاوے تاکہ اُسکے نام کی تمجید ہو۔

ہم یہ دیکھکر بہت ہی خوش ہوتے ہیں کہ اب ہندوستانی مسیحی بھی مشنری بنکر غیر ممالک میں جانے کے قابل ہوگئے ہیں چنانچہ تین سال کا عرصہ گذرا کہ تھیولاجیکل سیمنری بریلی میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی تھی جس نے اس سیمنری کے ایک طالب علم بنام اودے سنگھ صاحب کو بطور مشنری جزائر فیجی آئی لینڈ میں بھیجا تھا۔ اُنہوں نے جاکر وہاں مسیحی خدمت شروع کی۔ اب ان کی اپیل پر اور پانچ ہندوستانی مسیحی اس جزائر میں مسیحی خدمت کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ یہ اپنی تواریخ میں ایک پہلی نظیر ہے کہ ہندوستانی مسیحی بھی غیر ممالک کے لئے اپنی خدمت کو خداوند مسیح کی نذر کر رہے ہیں اور بطور مشنری اس اہم کام کا بیڑا اٹھا رہے ہیں۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر سے عنقریب جموں روانہ ہونیوالے ہیں۔ جالندھر۔

ریویوز

خداوند کی دُعا:۔ اس نام کی ایک چھوٹی سی کتاب پادری پی۔ ایم بک صاحب نے تصنیف کی ہے خداوند کی دعا کے متعلق نہایت عمدہ عمدہ درخواستیں حسب ضرورت ایماندار کے بطور نمونہ لکھی گئی ہیں۔ جو کیا بڑے عالم و فاضل اور کیا ایک ادنیٰ لیاقت کے انسان کے لئے قابل نمونہ ہیں۔ غرض کہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے یہ دُعائیں مفید ہیں۔ یہ رسالہ رومن اردو میں ہے۔ جو ایک آنہ کو مصنف سے مل سکتا ہے اور تقسیم کے لئے اگر زیادہ کتابیں منگائی جاویں تو نصف قیمت پر مل سکتی ہیں۔

بن سیرخ اور حکمت:۔ اس نام کی کتاب، انگریزی کتاب *Ecclesiasticus Wisdom with Introduction* کا ترجمہ ہے جو پادری ایس۔ اے۔ سی گکوش صاحب بی۔ اے نے کیا ہے جس کی تصحیح پادری کینن ایچ۔ وائٹ بریٹ صاحب بی۔ ایچ ڈی اور ڈی۔ ڈی نے کی ہے اور کرسچن کالج سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ یہ اپوکرفا کتابوں میں سے ایک کتاب ہے اگرچہ یہ کتابیں الہامی نہیں سمجھی جاتیں۔ مگر بار کلیسیا میں چلی آتی ہیں۔ اور اکثر لوگ شوق سے پڑھتے ہیں۔ مگر عقاید کے متعلق انکو سند نہیں سمجھتے۔

یہ دو کتابیں ہیں جن میں پہلی کا نام بن سیرخ اور دوسری کا نام حکمت ہے۔ اس کتاب کی پانچ فصلیں ہیں۔ جن میں بہت سے مضامین بھرے ہوئے ہیں۔ اور قابل قدر نصیحتیں اور مفید پند نصائح درج ہیں۔ دوسری میں ۱۹ باب ہیں جن میں سلیمان کی عمدہ عمدہ حکمت کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ ہر دو کتابوں میں مضامین بہت اچھے اچھے ہیں اور عمدہ سوشل اور ملل پند و نصائح بھری ہوئی ہیں۔ اگرچہ ہم انکو الہامی نہیں مان سکتے۔ مگر تاہم انکا پڑھنا نقصان کا باعث نہیں ہے ان دونوں کتابوں کی جو ایک ہی جلد میں ہیں قیمت صرف ۸ آنہ ہے کرسچن کالج سوسائٹی انارکلی لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

پھر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ تدبیریں جو عمل میں لائی گئی ہیں نہ کی جاتیں بلکہ محض تعلیم اور تلقین سے دکھ اور مصیبتیں سہکر اور برداشت اور صبر کام میں لایا جاتا تو ان باتوں کا اثر تلوار اور کشت و خون کے عمل سے زیادہ ان قوموں پر ہوتا اور اسلام ایسا چمکتا کہ جسکا نام ہوتا اور اُس کا نتیجہ بھی دیکھتے ہیں آ۔ جیسا کہ ناظرین کے لئے ہم مسیحی مذہب کو اُس کے ابتدائی زمانے کے حالات کا حوالہ دے کر پیش کرتے ہیں۔ دیکھو اس کے بعد اس کی کیسی عجیب ترقی ہوئی۔

قولہ۔ کیا یہ سچ نہیں کہ کفار نے مکہ میں ہی اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا؟

اقول۔ تو کیا مسلمانوں نے اُن کے زیر کرنے کے لئے کچھ کم زور لگایا؟ اور فتح کس کو نصیب ہوئی کیا کفار کو؟

قولہ۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اُنہوں نے مسلمان مہاجرین کا بحر قلزم تک تعاقب کیا؟

اقول۔ جہاں تک طرفین کا زور چلا آپس کی ضد اور دشمنی سے سختی پر سختی کام میں لائے اور مخالفت میں ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

قولہ۔ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ شریف النسب رسول صلعم قریش کے مظالم سے تنگ آ کر ایک بے خانماں انسان کی طرح ہو گیا۔ اور اپنی حفاظت کے لئے اُس کو پڑوس کی دوسری قوموں سے مدد کی درخواست کرنی پڑی۔

اقول۔ عرب کی خونخوار اقوام کے ساتھ نہ مقابلہ کرتے اور نہ تکلیف میں پڑتے۔ لیکن وہ خود ایسی تکلیفوں کو اُٹھانا اور جنگ کو نا پسند کرتے تھے۔ جیسا کہ ہم پیچھے دکھلا آئے ہیں کہ اگر اور کوئی لڑائی کے لئے تیار نہ ہوتا تو حضرت لڑائی کے لئے ہر وقت موجود رہتے تو پھر ایسی تکلیفوں سے وہ کیونکر بچ سکتے تھے جبکہ خود جنگ پر آمادہ تھے؟ یہ حالات تو آپ لکھتے ہیں۔ پر ان فتوحات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطان بن گئے بادشاہ بن گئے۔ اور خاص حاکم بلکہ تمام عرب پر حکمران ہو گئے بے خانمانی کی یہی دلیل ہے؟

قولہ۔ اگر آنکھیں ہوں تو یہ صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کی نیت یہی تھی کہ اسلام اور مسلمانوں کو بزور تلوار ہمیشہ کے لئے نابود کر دیا جاوے۔

اقول۔ کیا اسکے مقابلے میں اسلام اور مسلمانوں کا یہ مضبوط ارادہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ قریش قوم کا ستیاناس کر ڈالیں اور صفحہ دنیا سے اس کو معدوم کر ڈالیں اور ایسا کر بھی دیا کیونکہ جو زبردست ہوا اُس نے دوسرے کو نیست کر دیا اس میں فخر کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ مذہب کا معاملہ تھا۔

قولہ۔ کیا کوئی اس امر کو چھپا سکتا ہے کہ عرب کے قبائل نے جا بجا جمع ہو کر مدینہ پر حملے کرنے کی ٹھان لی تھی۔ کیا اس امر کو بھی کوئی چھپا سکتا ہے۔ کہ عرب کو اپنی موت نظر آتی تھی کہ مسلمان گروہوں کے گروہ انکی سرکوبی کرنے کے لئے موجود تھے۔ کیا وہ مقابلہ نہ کرتے؟ کیا وہ چپ چاپ بیٹھے رہتے اور برباد ہو جاتے؟

اقول۔ ہم تو کہتے ہیں کہ طرفین اپنے اپنے مقدور بھر زور لگاتے تھے جو ضرور ہی تھا لیکن دونوں اقوام نے ہر بات میں جبر ہی کا کام کیا اور حسب موقعہ اپنا بچاؤ کیا پر قریش بچاؤ نہ کر سکے اور مغلوب ہو گئے اور اسلام غالب آیا۔ اور فتح کا ڈنکا عرب میں بجایا گیا پر سختی اور جبر سے۔

قولہ۔ کیا یہ سچ نہیں کہ جب کبھی مسلمان کفار کے ہاتھ پڑے تو کمال بے دردی سے شہید کئے گئے۔

(باقی آئندہ)

اقتباس

ایمان

ایمان بڑی بیش قیمت شئے ہے یہ تمام دنیا کی چیزوں سے نہایت عمدہ تحفہ ہے۔ پاک کلام میں صاف لکھا ہے۔ "ایمان کے بغیر خدا کو راضی کرنا ممکن نہیں"۔ خدا کی نظر میں ایک غریب لڑکا جو ایمان لاتا ہے اُن سے زیادہ بزرگی اور عزت کے لائق ہے جنکو آدمی اُن کی بڑی حکمت یا دولت یا بہادری کے لئے بزرگ جانتے ہیں۔

ایمان وہ پاک آگ ہے جس میں ہم کو اپنی دعا اور شکرگزاری کی قربانیاں گذراننا چاہئے۔ اگر ہم ایمان کے تابع ہو کر خدا کی عبادت کریں تو ہماری دعائیں اور تعریف اُس کو اچھی خوشبو کی مانند پسندیدہ ہیں۔

ایمان وہ سیڑھی ہو کہ جس سے نبوک آسمان پر چڑھا اور اسی سیڑھی سے ہم بھی آسمان پر چڑھ سکتے ہیں۔

ایمان ایک کشتی ہو جیسی طرح کی ایک کشتی تھی۔ جو ایمان کی کشتی پر چڑھیگا وہ اس گناہ کے سمندر میں غرق نہوگا اس کشتی کا لنگر اُمید ہے۔

ایمان ایک دوربین ہے جس سے ہم ابراہام کی مانند اس دور صاف شہر کو دیکھ سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد آسمان پر ہے اور جسکا بنانے اور بسانیوالا خدا ہے۔ جی۔ ملوی۔

ڈولا جیکل گارڈنس میں ایک کتا ہے جو عینک پہنتا ہے وہ ایک آنکھ کا اپریشن بھی کرا چکا ہے

گلیل کے شہر میں ایک ہسپتال بھی کھلا ہے اور ایک ڈاکٹ جنکو بھی کھولا گیا ہے یہ وہ شہر ہے جو پہاڑ پر بسا ہوا ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

اور انہی آیات کو محکم کرتا ہے حج آیت ۵۲: ۳ و ۵ تک آیات بالا سامعین جو سن چکے ہیں اُن میں ناسخ و منسوخ آیات کا قانون بیان ہوا ہے اور ناسخ آیات کی بابت آیا ہے کہ یا تو وہ منسوخ آیات کی مثل ہیں اور یا وہ منسوخ آیات سے اپنے معانی اور مطالب میں افضل و اعلیٰ ہیں اور منسوخ آیات خواہ ایک ہو یا انیس ہوں بالاتفاق القا رشیطانی سے ہیں۔ اور جو ناسخ آیات مثل منسوخ آیات کے ہیں وہ بھی خارج اور قابل اعتبار و یقین نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ آیات اپنے معانی اور مطالب میں جب منسوخ آیات کی مثل ہو ئیں تو اُن کا نسخ اور غیر نسخ برابر ہوا۔ پس قرآن عربی کی آیات کا ایک حصہ تو اُن ناسخ منسوخ آیات ہیں جو باہم متشابہ ہونیکی جہت سے ناسخ منسوخ آیات کا امتیاز کھو چکی ہیں اور یہ باہم متشابہ آیات درحقیقت القا رشیطان کی مثل ہیں جو ہر معنے میں دین و ایمان کے لئے مہلک ہیں۔ پس ایک وجہ قرآن عربی کے متن کے غیر معتبر ہونے کی یہی ہو جس کی وجہ سے حضرت قرآن عربی کے الہام وغیرہ سے مشتبہ رہا کرتے تھے اور یہ آیات قرآن کے متن کا جزو نہیں ہوئیں اب تک قرآن عربی میں موجود ہیں جن کو کسی نے نہیں نکالا ہے اور اگر آیات کا یہ حصہ بعد کو نکالا گیا ہوتا تو قرآن عربی کا متن ضرور تبدیل ہو گیا اور اس معنی میں یہی متن قرآن قابل اعتبار نہ ہوا۔

ناسخ آیات کی دوسری قسم منسوخ آیات سے بہتر اور افضل بتلائی گئی ہے اس میں تقدم و تاخر ضرور معلوم نہیں گیا مگر آیات کے معانی کی فضیلت اور افضیت اور آیات کی یہ قسم بھی متن قرآن کا جزو ہو کر ہم تک پہونچ گئی ہو اور کسی نے منسوخ آیات کو قرآن کے متن سے جدا نہیں کیا ہے پس اس طرح سے قرآن عربی کے متن کے تین حصے تو منسوخات میں شامل ہو گئے اور ایک حصہ ناسخ آیات کا باقی رہا جو قابل عمل اور اعتبار کے لائق ہے۔ وہ اس طرح سے ہے یعنے ایک حصہ تو وہ ناسخ آیات کا ہوا جو منسوخ آیات کی مثل ہیں۔ اور دوسرا حصہ اُن منسوخ آیات کا ہوا جو اپنے ناسخ کلام کی مثل ہیں۔ اور تیسرا حصہ اُن منسوخ آیات کا ہوا جو اپنی ناسخ آیات کے مقابل ردی اور ناقص ہیں۔ پس یہ تینوں قسم کی آیات تو مردود ٹھہریں باقی رہ گئی وہ آیات جو اپنے منسوخات سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ یہی آیات درحقیقت قرآن سمجھنا چاہئے اب کہو کہ متن قرآن پر کیا اعتبار کیا جاوے؟ حاظرین اگر حضرت کل قرآن عربی کے الہام پر شبہ کیا ہو تو آپ کا کوئی قصور نہیں بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ کا قصور تب ہوتا اگر ایسے حال میں آپ شبہات نہ کرتے۔

۲- جو کچھ میں نے کہا ہے بے ثبوت نہیں کہا ہے کیونکہ لکھا ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

یعنے اللہ وہی ہے جس نے تیری طرف کتاب اتاری اس کتاب میں کچھ تو آیات محکم ہیں جو اصل کتاب ہیں اور آخری متشابہات میں پس جن کے دلوں میں کجی ہے فتنہ اور تاویل کی خواہش سے اسی حصے کی پیروی کرتے ہیں۔ جو اس میں متشابہ ہے اور اس کی تاویل کوئی نہیں جانتا۔ مگر اللہ اور راسخ علم والے کہتے ہیں۔ ہم ایمان لائے سب اللہ کی طرف سے ہے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر اہل دانش۔ عمران آیت ۷ و نساء آیت ۱۳۔ باقی آئندہ

ویدوں کی اصل

دیکھو پنڈت جوالا پرشاد کا شکلا یجر وید سنگھتا صفحہ م ۱۲۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرماتما جو پرمتما جس کے لئے سے کسی طرح اُس کو دیتا ہے۔ بمبئی کے پنڈت پنیا ہری کے ارتھ سے بھی پنڈت جوالا پرشاد کے ارتھ کی تائید ہوتی ہے اور کلکتہ کے پنڈت لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ آپ بتاتے ہیں " تمام علوم کا اُپدیش بذریعہ ویدوں کے سشیار ھشٹیک طریقہ پر کرتا ہے"۔ سوامی جی نے اس جملے کو کہاں سے برآمد کیا؟ ہم آپ کی پنڈتائی میں شک نہیں کرتے ہیں۔ پر آپ کی چترائی کو دیکھکر حیران ہوتے ہیں۔

ویدوں کے ظاہر کئے جانے کی غرض اور سرشٹی کی آدی

سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کی ظاہر کئے جانے کی غرض کی نسبت فرماتے ہیں " جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے اُنکی بہتری چاہتے ہیں اسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا وگیان کے آفتاب کو پاکر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہیں اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں"۔ دیکھو سمولاس ۷ صفحہ ۲۴۲ اردو۔

اب معمّا یہ ہے۔ کہ اگر سرشٹی کی آدی میں اودیا تھی تو لازم آتا ہے کہ پاپ بھی تھا اور اُس وقت کے رشی لوگ سب پاپی اور اگیانی تھے۔ چنانچہ سوامی جی دوسرے مقام پر ایک سوال کر کے اُس کا جواب دیتے ہیں " سوال۔ اُن چاروں ہی (یعنی اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ اور انگرا) میں ویدوں کو ظاہر کیا اوروں میں نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھہرتا ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیوؤں سے زیادہ تر پاک آتما تھے دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اس لئے پاک علم کا اظہار اُنہیں کے باطن میں کیا"۔ سوامی جی کے اس جواب سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سرشٹی کی آدی میں کوئی بھی کامل پاک نہیں تھا۔ یہ چاروں رشی محض اوروں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔

اہل ہنود کے عام خیال کے مطابق سرشٹی کا ابتدائی زمانہ ایک نہایت پاک اور کامل زمانہ تھا جسکو ستیہ یگ کہتے ہیں۔ اُس زمانے کے رشی لوگ ان کے خیال میں ایسے گیانی تھے۔ کہ بہشتے کو جاتے تھے اور ایسے پاک تھے کہ بالکل بے گناہ تصوّر کئے جاتے تھے۔ اگر سوامی دیانند کا قول مان لیا جائے تو اہل ہنود کا ستیہ یگ کا فور ہو جاتا ہے۔ اور سرشٹی کے ابتدائی زمانے کے رشی لوگ سب کے سب اگیانی اور اپوتر ٹھہرتے ہیں۔

سرشٹی کی آدی میں پاپ کا ہونا ایک عجیب بات ہے۔ یہودی مسیحی یا محمدی جو شیطان کے وجود کے قائل ہیں۔ وہ بھی خلقت کی پیدائش کے شروع میں گناہ کا ہونا نہیں مانتے ہیں ان کے خیال میں شیطان بھی ابتدا میں شیطان نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک پاک فرشتہ تھا جو پیچھے بوجہ نافرمانی کے گناہگار بن گیا آدم بھی پہلے گناہگار نہ تھا۔ پیچھے گناہگار ٹھہرا۔ اسی لئے جب خلقت وجود میں آئی اور دنیا کی ساری چیزیں تیار ہو گئیں تب اُس وقت کی بابت لکھا۔ ہے کہ خدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے"۔ دیکھو پیدائش کی کتاب ۱: ۳۱ اور شاید اسی خیال کے مطابق اہل ہنود بھی سرشٹی کی آدی میں ایک پاک زمانے کا خیال کرتے ہیں۔ جسے وہ ستیہ یگ کہتے ہیں۔

سو معمّا یہ ہے کہ اُس پاک زمانے میں اگر اودیا اندھکار موجود تھا۔ تو وہ زمانہ پاک نہیں کہلایا جا سکتا ہے۔ اور اگر اُس زمانے میں اودیا موجود نہیں تھی۔ تو کونسی اودیا کو دور کرنے کے لئے اُس وقت وید ظاہر کئے گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی نے بھول سے یہاں پر اپنے پرانے قول کو ظاہر کیا۔ یعنی اُسی ویدانت مت اور شنکر اچاریہ کی تائید کی جسکو آپ نے مدت سے ترک کر دیا تھا۔ اگر آپ ویدانتی ہیں۔ ناری مایا اور اودیا کے قائل ہیں تو بیشک آپ سرشٹی کی آدی میں تمام موجودات کو اودیا اندھکار بھرم جال سے گھیر لیجئے۔ (باقی آئندہ)

وشوامتر

یہ بڑا ایک غنیں راجہ تھا اور اسکے پاس بہت سی افواج اور لاؤ لشکر تھا۔ ایک دن اپنے وزیروں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیلتا ہوا تھکا ماندہ اور پیاس سے بیتاب وشسٹ کی کٹیا پاس آنکلا۔ وشسٹ نے اُس کو دیکھکر اُسکے استقبال کے لئے آگے بڑھا اور خیر و عافیت دریافت کی اور ارگھیہ پیش کیا۔ اور منہہ ہاتھ دھونے کو پانی دیا اور جنگل کے پھل اور گھی اُس کی نذر کی۔ وشسٹ کے پاس کامدھین نام ایک گائے تھی جو ہر ایک شے جو اس سے مانگی جاتی تھی دیا کرتی تھی۔ اور ساتھ ہی جیسے مختلف قسموں کی پینے کی چیزیں جو آپ میں امرت جل کی مانند تھیں۔ الغرض ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں وشوامتر کو دیں اور اسکو خوش کیا لیکن وشوامتر اس گائے کو دیکھکر نہایت متعجب اور خوش ہوا جس کے چھ بڑے بڑے اعضا تھے۔ خوبصورت پہلو اور کوہے۔ نفیس اور گٹھے اعضا۔ مینڈک کی شکل ابھری ہوئی آنکھیں۔ خوبصورت قد و قامت۔ بلند کوہان۔ خوشنما سینہ۔ کھڑے کان۔ خوبصورت سینگ۔ اور اچھا سر اور گردن الغرض راجہ نے اس گائے کو دیکھکر وشسٹ سے کہا۔ یہ نندنی گائے مجھے دیدے اور دس ہزار گائیں یا میرا راج ہی اُس کے عوض میں لے لے۔ وشسٹ نے جواب دیکر کہا یہ گائے تو میں نے دیوتاؤں، پتروں، مسافروں اور یگ کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ میں تیری سلطنت کے عوض بھی وہ تجھے نہیں دے سکتا وشوامتر نے کہا۔ میں زور سے وہ لیلونگا۔ وشسٹ نے کہا۔ کرے جو کچھ کرنا ہے اور جلدی کر۔ تب وشوامتر نے اس گائے کو پکڑ لیا۔ اور اسکو کھینچا اور لاٹھیوں سے مارتا ہوا لے چلا۔ اس پر نندنی گائے بڑی دردآمیز آواز سے وشسٹ کی طرف دیکھ دیکھ کر چلانے لگی۔ نندنی اور وشسٹ کے درمیان تھوڑی سی گفتگو کے بعد جب وشسٹ نے کہا کہ میں اپنی معافی دینے والی طبیعت چھوڑ نہیں سکتا اور کہ اگر تو رہ سکتی ہے تو میرے پاس رہ جا۔ باقی آئندہ۔

سیالکوٹ کنونشن کے ثمر کا کیلئے روح القدس کی گھڑی

(امسال سیالکوٹ کنونشن ۲۲ ستمبر سے ۲ اکتوبر تک ہوگی)

یوئیل ۲: ۲۸-۲۹ - "ایسا ہوگا کہ میں اپنا روح سارے بشر پر ڈھالونگا - اور تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کرینگے ... بلکہ میں اپنا روح غلاموں اور لونڈیوں پر ڈالونگا"

اعمال ۲: ۳۹ - "یہہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دور کے لوگوں سے بھی ہے جنکو خداوند ہمارا خدا بلائے گا"

اقرنتھیوں ۳: ۱۶

خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے

اس نے اپنی روح ہمیں دیا ہے

۲: ۱۲

حزقی ایل ۳۶: ۲۶ - "میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا - اور ایک نیا روح تمہارے اندر میں ڈالونگا - اور تمہارے گوشت میں سے سنگین دلکو نکال ڈالونگا اور گوشتین دل تمہیں عنایت کرونگا"

اُنہی نعمتوں میں آپ کا شریک

عزیز اللہ - ڈیوڈ (خلف پادری خیر اللہ صاحب قاضی)

متعلم بیرنگ ہائی سکول - بٹالہ - پنجاب -

تقلید کرتے جاؤ

یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب ایک قوم میں کوئی شخص اعلیٰ خیالات اعلیٰ اثر اور اعلیٰ حیثیت کا ہوتا ہے تو تمام قوم ہر امر میں اس کی تقلید کرنا شروع کر دیتی ہے - اور یہی حال بادشاہتوں کا ہے - یہی حالت ہر ایک سوسائیٹی میں پائی جاتی ہے - یہ دستور کوئی نیا نہیں ہے - بلکہ قدیمی ہے - سلطنتیں اسی اصول کی بنا پر قائم کی گئیں -

سوسائیٹیوں نے اس اصول سے مستحکم حالت کو حاصل کیا قومی یا ملکی معاملات میں کسی اعلیٰ حیثیت شخص کو لیڈر بنا لینا ہمیشہ ترقی کا باعث ہوا آتا ہے - ایسا ہی آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ہند کی قوموں نے مسیحی مخدوم کو اپنا لیڈر بنا لیا ہے یعنی کہ ہر امر میں انکی تقلید کرنے میں ایک حد سے بڑھی دلچسپی دکھلائی ہے - ہم اسبات سے بہت خوش ہیں کہ مسیحی مذہب کی دیکھا دیکھی اپنی حالت کو سدھارنے لگی ہیں لیکن ساتھ ہی ہمکو افسوس بھی ہے - کیونکہ یہ قومیں اپنے لیڈر کے احکام کی متابعت نہیں کرتیں - جب تک سوسائیٹی یا کوئی قوم اپنے لیڈر کے اقوال پر کاربند نہیں ہوتی وہ کیونکر حقیقی ترقی کی منزل کو طے کر سکتی ہے - ہاں اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مسیحی ہیرو کی تقلید کرتے جاؤ - مگر انکے احکام کی بھی متابعت کرو تب تو ترقی کی منزل طے کرنا آسان ہے - ورنہ وہی حالت رہیگی - جیسی کہ کسی چاندی کی انگوٹھی پر سونے کا ملمع جس کی چند روز آب رہتی ہے اور پھر اصلی حالت نظر آجاتی ہے - میرے خیال میں تقلید کی بھانڈ بننے سے کچھ فایدہ نہیں ہے - جبتک مسیحیت جیسے زبردست لیڈر کے ساتھ اپنا خاص تعلق پیدا نہ کیا جاوے کیونکہ مسیحیت ایک زندہ طاقت زندہ ظہور اور زندہ لیڈر ہے جو ہر ایک کو گمراہی کے گڑھے میں سے نکال کر راستی کے ہموار میدان میں لے آتا ہے -

راقم جارج ملٹن تائب لودیانوی

مجموعہ غزلیات پر ریمارک

پنجاب میں چرچ آف انگلینڈ کی گیت کی کتاب تصحیح ہوکر چھپنے والی ہے۔ اس دفعہ غزلیات کی طرف خاص توجہ کیگئی ہے۔ چنانچہ حضرت واعظ فرماتے ہیں:۔ "اِس دفعہ اِس گیت کی کتاب میں ہندوستانی غزلیات بھی درج کی جائیں گی۔ لیکن وہ غزلیں ایسی نہیں ہونگی جیسی کہ گذشتہ اڈیشنوں میں ہوتی رہی ہیں۔ اِن غزلیات کی تیاری اور تصحیح کے واسطے ایک کمیٹی دیسی مسیحیوں کی مقرر کی گئی ہے۔ اور جس کے ممبر ایسے ہیں کہ جن کو شعر و سخن کا مذاق ہے اور روحانی حال و قال کے عاشق و شائق ہیں"۔ ۱۶ جون کے نور افشاں میں یہ سطور دیکھکر میں نے بھی اُس مجموعہ کو منگایا جس میں ایک غزلیات کے بڑے ذخیرہ میں سے اکسٹھ غزلیں انتخاب کر کے چھاپی گئی ہیں۔ میں نے اِس مجموعہ کو نہایت غور اور توجہ سے دیکھا مگر افسوس کہ اُس کو "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق پایا۔

اِس مجموعہ میں جو غزلیات درج ہیں وہ زیادہ تر غلام مسیح اور راحت دل سے انتخاب کی گئی ہیں اور ایک دو نظمیں مسیحی گجلی سے لی گئی ہیں جو حصہ لکھنؤ سے منقول ہیں۔ غلام مسیح کا اوّل اڈیشن ۱۸۵۹ء میں شائع ہوا تھا اور دوسرا اڈیشن ۱۸۶۰ء میں۔ راحت دل بھی اُس زمانہ میں شائع ہو چکی تھی۔ گویا اِس مجموعہ میں اٹھارہ بیس برس پیشتر کی غزلیات درج ہیں۔ جو اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں آجکل عمدہ شاعری کا مذاق نہیں ہے۔

آج سے بارہ پندرہ برس پیشتر جو محاورات زبانِ اُردو میں مستعمل تھے وہ اِن دنوں بیشتر متروکات میں داخل ہیں۔ چہ جائیکہ اب اس سے بھی پہلے کی نظمیں عبادت میں گانے کے لئے شائع کی جائیں۔ علاوہ بریں اُس وقت زیادہ تر غلط الفاظ نظم کئے گئے تھے۔ جو اگرچہ کتابت میں صحیح تحریر کئے جاتے ہیں مگر بندش و ترکیب میں اُن کا تلفظ بالکل بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ اُسی کی برکت ہے کہ آج تک وہ الفاظ غلط بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ

غلط تلفظ جو مستعمل ہے	صحیح تلفظ
شکر	شکر
ختم	ختم
نذر	نذر
نظر	نظر
قبر	قبر
خنجر	خنجر
عمر	عمر
فکر	فکر
ذکر	[illegible]
مرض	مرض

اسی قسم کے اور صدہا الفاظ ہیں جو مسیحیوں میں غلط بولے اور گیتوں اور غزلوں میں غلط نظم کئے جاتے ہیں۔ یہ ایسی فاش غلطیاں ہیں جن سے اجتناب لازم ہے۔ اسی طرح عموماً مسیحی شعراء نے مسیح۔ روح اور یسوع کو بلا اظہار ح اور ع نظم کیا ہے مثلاً

(۱) "ابنِ خدا مسیح سے عشق اب تو کیا جو ہو سو ہو"۔ مسیح کی ح کا اظہار نہیں ہوتا۔ (۲) "یسوع کی مُصیبت جسدِ مقدس [illegible]" یسوع کی ع کا اظہار نہیں ہوتا۔

(۳) "دیکھئے اب پاک روح اور سپاک مجھ کو کیجئے"۔ روح کی ح کا اظہار نہیں ہوتا۔

اس قسم کی صدہا مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے مسیحی گیت اور غزلیں پُر ہیں۔

اِس اکسٹھ غزلیات کے مجموعہ میں جو غزلیات درج ہیں وہ بھی اِن نقائص سے پُر ہیں۔ ایک ایسی کمیٹی کی نگرانی میں اِس مجموعہ کا شائع ہونا کہ جس کے ممبران کو شعر و سخن کا مذاق ہو اور اُس پر بھی اُس کا اغلاط سے خالی نہ ہونا ایک تعجب خیز امر ہے۔ سوال ہو سکتا ہے کہ کمیٹی کے ممبران کون اصحاب ہیں؟ حضرت واعظ نے اپنے مضمون میں اس امر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ مگر ہم کمیٹی کے ممبران کے نام بھی جانتے ہیں۔ ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء کے پنجاب مشن نیوز کے ساتھ ایک لٹریری ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اُس کے صفحہ ۷ پر اُس سب کمیٹی کے ممبران کے نام درج ہیں۔ جو غزلیات کی تیاری و تصحیح کے واسطے مقرر کیگئی ہے۔ اس میں جناب ڈاکٹر وائٹ بریخٹ صاحب۔ منشی رحمت مسیح واعظ اور مسٹر عیسیٰ چرن صدا شامل ہیں۔

ڈاکٹر وائٹ بریخٹ صاحب فارن مشنری ہیں۔ انہیں اُردو زبان سے خاصہ مذاق ہے۔ مگر اُردو شاعری سے اُنہیں کچھ لگاؤ نہیں اور نہ ہونا چاہیے۔ منشی رحمت مسیح صاحب واعظ پُرانے مسیحی شاعر ہیں۔ اور پنجاب کے مسیحیوں میں اُنہیں بہت شہرت حاصل ہے۔ چونکہ حضرت واعظ پنجابی ہیں۔ اور اُن کی شاعری کی ابتدا بھی بالخصوص پنجابی گیتوں اور غزلوں ہی سے ہوئی ہے۔ اس لئے اُن کی غزلیات میں صحت الفاظ اور زبان کا لحاظ بہت کم ہوتا ہے۔ تیسرے صاحب مسٹر عیسیٰ چرن صاحب صدا ہیں۔ جناب صدا کا کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور نہ آج تک اُن کا کلام میری نظر سے گذرا۔ لیکن یہ سننے میں آیا ہے کہ جو نظمیں صدا نے لکھنؤ کے حوالے سے شائع ہوتی ہیں وہ آپ ہی کی تصنیف ہوں۔ اگر یہ درست ہے تو جناب صدا کو بھی اُردو شاعری کا صحیح مذاق نہیں ہے۔ اب نہیں معلوم کہ وہ کون سے حضرات ہیں جنکو شعر و سخن کا مذاق ہے اور روحانی حال و قال کے عاشق و شائق ہیں۔

میں نے اِس مجموعہ کو بہت غور کے ساتھ دیکھا اور دوبارہ دیکھا اور میرے امتحان میں صرف بارہ پندرہ غزلیات قابل اشاعت نظر آئیں۔ اس سے زیادہ اور کیا "بدمذاقی" ہو سکتی ہے کہ اس مجموعہ میں کئی مثنویاں شامل کی گئی ہیں اور اُن کے عنوان پر جلی قلم سے "غزل" لکھا گیا ہے۔ اسی طرح مسبع غزل کے ایک ایک مصرعہ کو بصورت شعر لکھا گیا ہے اور اس طرح پانچ اشعار کی غزل کے دس اشعار قرار دیئے گئے ہیں۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے سب کمیٹی کے ممبران کا شعر و سخن کا مذاق خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔

ایک اور بات بھی قابل اعتراض ہے۔ پنجاب مشن نیوز

کیساتھ جو لٹریری ضمیمہ شائع کیا گیا تھا اُس میں کئی شاعروں کے لئے چند قواعد و تصرفات بھی لکھے گئے تھے۔ اور مجھے افسوس کیساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اس مجموعہ کی تیاری میں خود سب کمیٹی ہی نے اُن ہدایتوں پر عمل نہیں کیا۔ چراغ تلے اندھیرا اسی کو کہتے ہیں۔

بہر کیف اس مجموعہ میں بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں اور اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ کمیٹی اصلاح غزلیات کی بہم رسانی کی کوشش کرے کیونکہ اگر یہ تمام منتخب غزلیات گیت کی کتاب میں شائع کی گئیں تو ہندوستانی مسیحی جماعت پر اس کا بہت بُرا اثر (متعلقہ زبان) پڑیگا۔ میں بحیثیت چرچ کا ممبر ہونے کے کمیٹی سے بمنت التماس کرتا ہوں کہ وہ میری ان چند سطور پر ضرور غور فرمائے۔

ہاں ایک اور بات قابل اظہار ہے۔ وہ یہ کہ جنرل کمیٹی نے یہ بہت سخت غلطی کی کہ اُس نے سب کمیٹی مقرر کرنے میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا کہ اُس کے ممبران صرف سی۔ ایم۔ ایس کے ممبر ہوں۔ یہ لحاظ بھی چنداں قابل اعتراض نہ ہوتا اگر انکی تعداد میں کچھ اور اضافہ کیا جاتا۔ کیونکہ کئی ایسے نامور اصحاب ہیں جن کا شمار اُردو کے مسلم اساتذہ میں ہو سکتا ہے میں ڈاکٹر وائٹ بریخٹ صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ کم از کم غزلیات کو فرقہ بندی سے محدود نہ کریں۔ بلکہ اسکو قومی کام کی حیثیت سے انجام دیں۔ میں چند اصحاب کے نام اس جگہ لکھتا ہوں جو مطلوبہ غزلیات کے متعلق مفید مشورہ دے سکتے ہیں:۔

(۱) پادری احمد شاہ صاحب شائق۔ ایس پی جی مشن ہمیرپور
(۲) " کیدارناتھ صاحب نشتر۔ اے پی مشن۔ فرخ آباد
(۳) " واعظ جوالا لال صاحب ایم اے۔ بی ایم ایس دہلی
(۴) منشی منور خانصاحب ساغر۔ اکبر آبادی۔ لاہور
(۵) " رام انند صاحب انور سابق اڈیٹر اخبار نور افشاں لودیانہ

ان کے علاوہ اور بھی چند اصحاب ہیں جنکو اس فہرست میں شامل کر سکتے ہیں امید ہے کہ ڈاکٹر وائٹ بریخٹ صاحب اس طرف توجہ خاص مبذول فرمائینگے۔ اور اس امر کی کوشش کرینگے کہ گیت کی کتاب میں جو غزلیات درج کی جائیں۔ وہ کیا بلحاظ زبان و محاورات اور کیا بلحاظ اصول فن ناقابل گرفت ہوں۔ اور اگر یہ امر ناممکن الوقوع ہے تو بہتر ہے کہ اُردو غزلیات گیت کی کتاب میں بالکل درج نہ کی جائیں۔ بلکہ مقررہ تعداد صرف گیتوں سے پوری کر دیجاوے۔ کیونکہ ان میں جو اغلاط واقع ہونگے اُن کی جوابدہ ہندوستانی مسیحی جماعت نہ ہوگی بلکہ یہ کام اُن یورپین مشنریوں کا ہوگا جنہوں نے اپنی زباندانی کے زعم میں ایک نئی اردو زبان پیدا کر دی ہے جس کا نام شہزادہ عبدالغنی صاحب ارشد (دہلوی) مرحوم نے اپنی اصطلاح خاص میں "فرنگی اُردو" رکھا ہے۔ بقول مرزا ارشد یہ وہ اُردو ہے جو صاحبان انگریز برتتے ہیں۔ اور اُن کی دیکھا دیکھی ہندی عیسائیوں نے چھاؤنیوں کے سوداگروں نے۔ انگریزوں کے کم رتبہ نوکروں نے اس قسم کی مشق بہم پہنچائی ہے۔ فی الحقیقت ہماری اُردو دانی کا یہی حال ہے۔ خداوہ دن کرے کہ یہ بدنما داغ ہمارے دامن سے جلد مٹ جائے۔

راقم شاکر (میرٹھی) (الہ آباد)

نقل حکم ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ

مورخہ جولائی ۱۹۱۰ء

ہمارے نوٹس میں آیا ہے۔ کہ علاقہ نکاح خوان نے ایک عیسائی عورت کا نکاح ہمراہ ایک خاکروب کے رات کے وقت پڑھا جو صریحاً برخلاف احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۲ء کے ہو چکا۔ اس بارے میں ایک عام ہدایت ہونی ضروری ہے لہذا حکم ہوا کہ

روبکار بخدمت صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ بھیجکر لکھا جاوے کہ بوساطت گرداوران نکاح خوانان جملہ تحصیلات میں جملہ نکاح خوانان کو بخوبی فہمائش کر دیں۔ کہ وہ ہرگز ایسے کسی جوڑے کا کہ جہاں ایک یا ہر دو فریق عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ نکاح نہ پڑھیں۔ اگر کوئی نکاح خوان ایسے ناجوابدہی کا مرتکب ہوگا تو اس کو سات سال کی قید کی سزا ہو سکتی ہے ۱۰/۶

دستخط انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

From G. E. Taylor
Secretary Dist: Board Sialkot

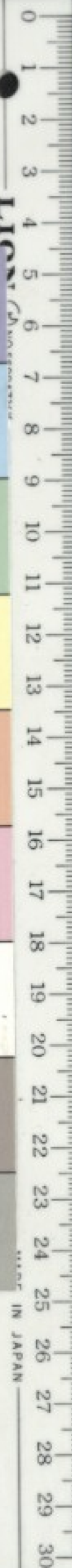
نقل مطابق اصل ہے۔ ۶ ۹/۱۰

"خدا ہدایت نصیب کرے"

مسٹر اے۔ سی۔ برون المتخلص اشرف لکھنوی جو عربی فارسی اُردو۔ اور انگریزی زبانوں میں قابل تعریف استعداد رکھتے ہیں حیرت کا مقام ہے کہ ایسا ہونہار شخص اپنے خداوند مسیح کی خدمت سے محروم رہے۔ مُنقلب زمانے کے اُلٹ پھیر سے صاحب موصوف ایک پارسی تھیٹریکل کمپنی میں ڈراما نویس یعنی شاعر کا کام کرتے ہیں۔ آجکل تھیل الفرڈ کمپنی پنجاب میں وارد ہے۔ پہلے مجھے لاہور میں اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ یہ خوشی اور تعریف کی بات ہے کہ ایسے بدرسم مجمع میں رہکر بھی وہ مذہب عیسوی کے سچے پابند ہیں دوسری مرتبہ پرسوں اُن سے امرتسر میں ملنے کا اتفاق ہوا چونکہ میں ایک آزاد مسیحی منادہوں۔ اسی سبب میں نے سلسلۂ گفتگو میں اُنہیں بہت کچھ سمجھایا اور اس بدنامی خیز کام کو چھوڑ کر مسیحی خدمت کرنے کی رائے دی خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے میری بات کو تسلیم کیا اور وعدہ کیا کہ میں دعا اور روح کی امداد سے اس کام کو کرسمس تک چھوڑ دونگا اور اپنا سابق پیشہ فوٹوگرافی اختیار کرونگا اور آزادی سے مسیحی خدمت دل و جان سے کرونگا۔ کاش روح پاک اُن کی رہنمائی کرے اور اُن کے اس نیک ارادے میں برکت دے اُمید ہے کہ مسیحی بھائی بھی میری طرح اُن کو اپنی دعاؤں میں یاد کرینگے۔ آمین۔

"مسیح میں آزاد رہو اور اس کی خدمت کرو"

ظہور از امرتسر



ملک کنعان کی سیر

خیر میں بھی بے پرواہ رہا چونکہ جس ہوٹل میں میں تھا اُس کا نرخ بہت گراں تھا میں نے اُس کو چھوڑ دیا ایک روز کا خرچ ۱۲ روپے دے کے رخصت لی اور مسٹر حلیم کے پیلسٹائن ہوٹل میں چلا گیا۔ بارش ہو رہی تھی۔ لوگ بارش بحفاظت جمع کر رہے تھے۔ کیونکہ یروشلم میں پانی کی نہایت تنگی ہے۔ بارش کا پانی حفاظت سے جمع کیا جاتا ہے۔ جو اکثر سال بھر کے واسطے محفوظ رکھا جاتا ہے اس ہوٹل کے مکان کا کرایہ منیجر ہوٹل کو ایک سو نرخ پونڈ سالانہ دینا پڑتا ہے۔ یہاں مجھے ایک گائیڈ (رہنما) ترجمان مسیحی جوان نصیب ہوگیا۔

وہ رہبر بھائی کامل کے ساتھ مقدس جگہوں کے دیکھنے کے واسطے گیا خداوند مسیح کی قبر جو مقدس قبر کے نام سے مشہور ہے دیکھی۔ قبر کے اندر موم بتیاں اور موم سنہری لیمپ جل رہے تھے اس مبارک اور مقدس قبر کے چاروں طرف الگ الگ کلیسیاؤں کے گرجے ہیں اور قبر درمیان میں ہے یوسف اور نیکودیمس کے مقبروں کو دیکھا۔ وہ جگہ دیکھی جہاں مبارک خداوند کے بدن پر کوڑے مارے گئے تھے۔ وہ کمرہ جہاں خداوند مصلوب ہونے سے پہلے سنبھال کے دوران دیکھے۔ وہ جگہ جہاں خداوند کو صلیب دیتے وقت کیل ٹھونکے گئے۔ وہ غار دیکھی جہاں کہتے ہیں کہ خداوند کی صلیب گڑی تھی جس وقت میں وہاں گیا۔ اسوقت وہاں ایک روسی مسیحی عورت مراقبہ میں بیٹھی زور زور سے گا رہی تھی۔ چونکہ آئندہ سنیچر کو مقدس لوقا کا دن تھا۔ یونانی رومی کلیسیا والے اپنے گرجوں کو جو مقدس ہیں سجا رہے تھے۔ صرف اس عید کے موقع پر آراستگی کے واسطے ہزار ذریخ پونڈ خرچ کئے گئے۔ بڑی بڑی عیدوں کے موقع پر خاصکر ایسٹر کی عید پر ایشیا مائنر اور مشرق و مغرب سے ہزاروں ہزار مسیحی حاجی یہاں آتے ہیں۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

مصنفہ شیریں گفتار و نازک خیال جناب مسٹر جارج ملٹن صاحب تائب لودیانوی

ہم تری بزم میں مجبور بنے بیٹھے ہیں
خاک بیٹھے ہیں جو یوں دور بنے بیٹھے ہیں

اپنی قربت میں بلاؤ ہمیں عیسےٰ پیارے
دور عاشق ترے رنجور بنے بیٹھے ہیں

آپ ہی شریعت و احکام الٰہی ہیں آپ
آپ اپنے لئے دستور بنے بیٹھے ہیں

آپ ہی اُمّت کے بدلے میں فدا جانکنی
تس پہ یہ لطف کہ مشکور بنے بیٹھے ہیں

ساقیا! بادہ گلگوں کا نہیں ذکر یہاں
ہم کسی اور سے مخمور بنے بیٹھے ہیں

ظلمت دہر کا کیا سہہ جو ٹھہرے رہتی
سرتاپا دیکھئے وہ نور بنے بیٹھے ہیں

راستی کے لئے راعی تو مسیحا ہیں بیشک
سرِ شیطاں کے وہ ساطور بنے بیٹھے ہیں

جز فنا گلشن عالم میں رہا ہی کیا ہے
عاقل کس پہ یہ مغرور بنے بیٹھے ہیں

تیرے ہی لطف و کرم سے اے مسیحا پیارے
حضرت تائب بھی مخمور بنے بیٹھے ہیں

قیصر گلگت کی ترقی و توسیع کی سکیم منظور کی گئی اس پر ۸ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ کریگی

مضامین

بیگناہی

اے صاحبان! ناظرین چشم انصاف سے غور کیجئے کہ لفظ بیگناہی کیا ہی عجیب اور پر خوشی اور پر امید کلمہ ہے اور خدا تعالٰے نے اسکے رحم اور فضل سے حضرت آدم کو یہ درجہ بخشا تھا توریت اور الہامی کتابوں کی ہدایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت آدم۔ اور حوا۔ ان کی پیدائش کے وقت بے گناہ تھے۔ چونکہ موسٰی کی پہلی کتاب (۱ باب ۲۷ آیت) میں مرقوم ہے "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا خدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا" اس جگہ خدا کی صورت سے بیگناہی مراد ہے۔ لیکن ہمارے والدین اول حضرت آدم و حوا نے اس درجہ اور بخشش کی محافظت میں غفلت کی اور شیطان ملعون کی وسوسہ کاری سے کھو دیا۔ اور خیر گناہ کا اُسوقت سے اُن میں پیدا ہوا۔ حضرت موسٰی کی پہلی کتاب (۳ باب ۱۱ و ۱۲ و ۱۳) آیتوں میں مرقوم ہے "۱۱ اس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے کیا تو نے اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا تھا کہ اُس سے نہ کھانا ۱۲ آدم نے کہا کہ اس عورت نے جسے تو نے میری ساتھی کر دیا مجھے اس درخت سے دیا اور میں نے کھایا۔ ۱۳ تب خداوند نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا۔ وہ بولی کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا" اور ہمارے پیارے بھائی اہل اسلام اس امر کی تسلی قرآن مجید سے پا سکتے ہیں۔ سورہ اعراف ۲۰ آیت سے ۲۴ تک یوں مرقوم ہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

ایک جاپانی شاہزادہ کا ایثار
اور
ہندوستانی امیرزادوں کیلئے قابل تقلید مثال

جاپان کا ایک شہزادہ تیرو ہے جو شاہزادہ کتاشیراکاوا کا بیٹا ہے اُس نے قومی خدمات انجام دینے کی غرض سے شہزادہ کا لقب ترک کر کے معمولی لوگوں کی مانند قومی خدمت گذاری کا ارادہ عملی طور پر کر لیا جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ جو اسکول مارکوئس انوئی نے امرا کی اولاد کے لئے قائم کیا ہے اُسکے طلبہ کو نہایت سادہ اور پرمشقت زندگی بسر کرنی ہوتی ہے صبح اُٹھنا سخت محنت کیساتھ مطالعہ کرنا موٹا کپڑا پہننا قلیل جیب خرچ رکھنا رکشا میں سواری نہ کرنا اور ریل میں تیسرے درجہ میں سفر کرنا - اگرچہ شاہزادہ مذکور اُس سکول میں فاضل ہونے میں سخت مشکلات پیش آئیں لیکن اس کا اصرار و اخلاق کی بابت مشکلات پر غالب آیا - داخلہ کے بعد اُس نے اسکول کے جملہ قواعد پر خوب اچھی طرح اور باقاعدہ طور پر عمل کیا اور سنہ ۱۹۰۶ء میں محکمہ جنگ بحری کا امتحان اعزاز کیساتھ پاس کر لیا اور اب مڈشپ مین کی جو جہاز میں ایک معمولی آسامی ہے وہ اس محکمہ میں داخل ہو گیا ہے - ۲۰ جولائی کو اسکے شاہزادگی کے لقب سے محروم کئے جانے کی رسم ادا کی گئی - اس روز اُس نے جملہ شاہزادوں سے ملاقاتیں کیں کیونکہ لقب شاہزادگی سے محروم ہونے کے بعد وہ شاہزادوں کے ساتھ ہمسری کی حیثیت سے نہ ملسکیگا

جاپان میں ایسے اعلیٰ ایثار کی یہ پہلی مثال ہے بھلا جس قوم کے شاہزادوں میں ایسا ایثار ہو وہ کیوں نہ اقوام عالم میں سرکردہ اور رہنما بنکر رہے - ہمارے ہندوستانی امیروں اور دیسی والیان کی اولاد کو اس شاہزادہ کے ایثار کا سبق سیکھنا چاہئے - (پیسہ اخبار)

قیصر جرمنی بطور اخبار نویس

جرمنی میں انتخابات سے متعلق ابھی حال میں جو کامیابی سوشیالسٹ فرقہ کو حاصل ہوئی تھی وہ حیرت انگیز تھی - اس کے باعث قیصر جرمنی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ وہ خود ایک اخبار کے مالک اور ایڈیٹر بنیں - جو سوشیالسٹ فرقہ کے خیالات کی مخالفت کرے - اب تک ہر قسم کے لوگ سوائے حکمرانوں کے اخبار نویسی کے میدان میں آچکے تھے - لیکن ویسٹ منسٹر گزٹ کا خیال ہے کہ قیصر جرمنی کے اس دروازہ سے اخبار نویسی میں ایک مفید جدت پیدا ہو جاویگی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں اخبار نویسی کا پیشہ کیسا باوقعت ہے - (و)

مردم شماری کی مفید خصوصیت

آئندہ مردم شماری کی ایک خاص خصوصیت یہ ہوگی کہ ایسے نقشے بنوائے جائینگے جن سے یہ ظاہر ہو سکے کہ ملک نے تجارت اور صنعت میں کس قدر ترقی کی ہے اور کتنے لوگ دستکاریوں کے ماہر ہیں - کتنے مزدور ہیں - ان نقشوں کی خانہ پری ایسے کارخانوں کے مالک یا منیجر کرینگے جن میں کم سے کم بیس آدمی ملازم ہونگے - ان میں یہ بھی درج کیا جائیگا کہ کس قسم کی طاقت سے کلوں کو چلاتے ہیں - پانی ہے یا گیس بجلی مٹی کا تیل - اسٹیم یا دیگر طاقت سے اس میں شک نہیں کہ ایسے نقشوں سے ملک کی بہت سی ضروریات معلوم ہوسکیں گی - اس لئے یہ ضروری ہے کہ ان سے متعلق باتوں کی واقفیت صحیح صحیح بہم پہونچائی جاوے اور انسکو بے کم و کاست درج بھی کیا جاوے تاکہ مختلف ضروریات سے باخبر ہوکر لوگوں کو انکے پورے کرنے کا موقعہ آسانی سے ملیگا - سب سے بڑی ضرورت ملک کی یہ ہے کہ وہ تجارت اور صنعت میں ترقی کرے اگر اسکے متعلق واقفیت جمع کرنے میں یہ خیال مدنظر رکھا جاوے تو بہتر ہوگا - (و)

ملک معظم کی آمدنی اور خرچ

اکثر لوگ سمجھتے ہونگے کہ ہمارے ملک معظم جارج پنجم کی سلطنت پر چونکہ آفتاب غروب نہیں ہوتا اس حساب سے انکی دولت کا حساب کرنا مشکل ہے بلکہ ناممکن ہوگیا کہ اُن کی آمدنی اور خرچ کا حساب کرنا خالی کام نہیں حالانکہ یہ سنکر عام کو تعجب ہوگا کہ سلطنت کی آمدنی اور خرچ کیساتھ ہمارے بادشاہ کا کوئی تعلق نہیں - کیونکہ ہر سال جو روپیہ پارلیمنٹ اُن کو دیتی ہے اُسی میں سے وہ اپنا خرچ پورا کرتے ہیں ہمارے شہنشاہ جارج پنجم کو پارلیمنٹ ہر سال چار لاکھ ستر ہزار پونڈ یعنی ستر لاکھ پچاس ہزار روپیہ نقد دیتی ہے - لیکن جیسی کہ برٹش سلطنت عظیم ہے اُس کی حیثیت کے مطابق ہمارے شہنشاہ کو اتنا روپیہ ذاتی خرچ کے لئے نہیں دیا جاتا حالانکہ قیصر جرمنی جس کی سلطنت ہماری برٹش سلطنت کا عشر عشیر بھی نہیں ہے - انکو ہمارے شہنشاہ سے دوگنا خرچ دیا جاتا ہے اور ایسے ہی شاہ آسٹریا کو بھی ملک معظم جارج پنجم سے دوچند کے قریب خرچ دیا جاتا ہے - حتی کہ اٹلی جس کی تمام سلطنت ہمارے ملک پنجاب سے بھی چھوٹی ہے - اسکے بادشاہ کو بھی بمقابلہ ہمارے شاہ کے زیادہ تنخواہ ملتی ہے - اس کے ساتھ ہی ہمارے ناظرین کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ حال ہی میں پارلیمنٹ کی منظوری کے لئے جس وقت ملک معظم کے خرچ کا حساب پیش کیا گیا تھا - اُس وقت چند ایک پارلیمنٹ کے ممبروں نے اُس کی مخالفت کی تھی اور مزدور پارٹی کے لیڈر مسٹر کیر ہارڈی نے صاف الفاظ میں کہدیا تھا کہ شاہی خاندان میں دولت برباد ہوتی ہے - لہذا شاہی خاندان کو زیادہ روپیہ دینا فضول ہے - یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پارلیمنٹ کے باقی ممبران اپنے بادشاہ کی تنخواہ کی کمی کو بخوبی محسوس کرتے ہیں



لہذا انہوں نے کبیر باڈوی ایسے منہ پھٹ لوگوں کی بکواس کی خیال پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ اُن کی آواز کو کچل ڈالا۔ یوں تو کہنے کو ستر لاکھ پچاس ہزار روپے نقد کوئی تھوڑی رقم نہیں لیکن ایسے عالیشان اور ذی رتبہ بادشاہ کے اتنے بھاری لمبے چوڑے خرچ کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے لیکن اگر خدانخواستہ شاہ معظم فضول خرچ ہوتے تو اتنی رقم ملنے پر بھی وہ مقروض ہو جاتے لیکن وہ ایسے نہیں ذیل میں اُن کے خرچ کا حساب درج کیا جاتا ہے جیب خرچ ۴ لاکھ پچاس ہزار روپیہ۔ ملازموں کی تنخواہوں میں ۸۱ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ۔ متفرق خرچ ۸ لاکھ ۹۵ ہزار روپیہ۔ مختلف کاموں میں تین لاکھ روپیہ خیرات ایک لاکھ ۱۰ ہزار اور بے خبری کے کاموں میں آپ کا ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے ممبران پارلیمنٹ جو دوسرے معنوں میں سلطنت کے دعویدار ہیں اُن کا فرض ہونا چاہئے کہ ہمارے قیصر معظم شہنشاہ اور اپنے بادشاہ کو خرچ کرنے کے لئے زر روس کے برابر سالانہ ادا کریں ورنہ ضرور اُن کی خود غرضی پر اہل ہند کو نکتہ چینی کرنے کا موقعہ ملیگا (اخبار عام)

صنعت کی عظمت

مسٹر بی. بنگلی برن ٹن کے مقام واٹرو میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک ایسی ایجاد کی ہے جو کہ مدام چلتی رہیگی ۱۹۱۰ء میں ترویل کی نمائش کے موقعہ پر اُن کو ایک طلائی تمغہ عطا کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں انہوں نے ایک ایسی گھڑی روانہ کی تھی جو دس سال سے کھولی نہیں گئی اور ابھی تک چل رہی ہے اور ٹھیک ٹھیک کام دے رہی ہے۔ اِس بار انہوں نے ایک ایسی گھڑی بنائی ہے جو کہ برقی طاقت سے چلتی ہے۔ اور برقی طاقت کسی بیٹری سے نہیں۔ بلکہ کسی زمین سے حاصل کی جاتی ہے۔ اس گھڑی میں جو پرزے لگے ہیں وہ کم سے کم ۷۰ سال نہ گھسیں گے۔ جبکہ مغرب کے دستکار قسم قسم کی تعجب انگیز ایجادیں نکالکر دنیا کو حیرانی میں ڈال رہے ہیں تب ہمارے ملک کے دستکار اپنی قدیم صنعت و حرفت کی عظمت پر نازاں ہوکر اچھے وقت کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔ اور اوُنگلی میں مضراب ڈالکر اس روایت کو پوری کر رہے ہیں۔ ہم کسی نے پوچھا کیا آپ ستار بجاتے ہیں۔ جواب کہا گیا کہ نانا جی کو شوق تھا ہمارے بزرگ اگر عمدہ عمدہ ایجادیں کیا کرتے تھے تو وہ تعریف کے مستحق تھے اس تعریف میں آجکل کے ہندوستانی شریک ہونے کا کیوں دعوہ کرتے ہیں۔ ابھی کرنی یاد نہ نے کی ضرب المثل مشہور ہو۔ ہماری ترقی تاموری اُسی وقت ہوگی جبکہ یہ لوگ بھی اپنے اپنے دماغ سے نئی نئی ایجادیں نکالکر انہیں مقبول بنانے کی کوشش کرینگے۔

الغرض اگر ہندوستانی دماغ سے کوئی نئی صنعت یا حرفت اختراع ہوئی ہو تو وہ نامکمل صورت میں رہ جاتی ہے اور دو چار قدم بھی نہیں بڑھ سکتی۔ برعکس اسکے اہل یورپ جس چیز کو ایجاد کرتے ہیں اُسکو کمال تک پہونچائے بغیر نہیں رہ سکتے چاہے اس کام میں کس قدر روپیہ صرف ہو جائے کسی قدر محنت و مشقت اُٹھانی پڑے مثال کے طور پر ہوائی جہاز کو لیجئے کہ اول ہی اول غبارہ بازی کی ایجاد کی گئی۔ بعد میں اُسی فن میں اور ترقی ہوتی چلی گئی آخر کار ہوائی جہاز سے وہ صنعت منسوب ہونے لگی ہے۔ آجکل ہوائی جہازوں کی تیاری ہے۔ اکثر آدمی اس کام کو کرتے ضایع ہو گئے۔ لیکن اہل صنعت نے منہ نہیں موڑا۔ اور آج اُسکی کامیابی کی یہ زندہ مثال ہو کہ امریکہ کے ایک سینٹ سوئی مقام پر ہوائی سواری بطور کرایہ کام میں لائی جاتی ہیں۔ غبارے بازنی میل ۵ روپئے وصول کرتے ہیں۔ اس قدر کرایہ دیکر دس ہزار فٹ تک اور آسمان کی سیر کر سکتے ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

دنیا میں تار کا استعمال

انجنیرنگ اخبار قطراز ہے کہ تمام جہان میں ۷۰ لاکھ ٹیلیفون کی مشین فی الحال استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ٹیلیفون کی تار کی کل لنبائی ایک کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے یورپ میں ڈھائی لاکھ ایشیا میں ۵۷ ہزار افریقہ میں ۶ ہزار امریکہ ۸۰ لاکھ جس میں سے صوبجات متحدہ میں ۷۰ لاکھ ۹ ہزار اسٹریلیا میں ۳۰ ہزار تار کی مشینوں کا استعمال ہوتا ہے یورپ کے شہروں میں سب سے زیادہ تار کو کام میں لانے والا شہر ڈنمارک ہے۔ وہاں کے لوگ فی ہزار ۴۲ فیصدی ٹیلیفون کا استعمال کرتے ہیں۔ اس بارے میں سویڈن بھی ڈنمارک کے قریب قریب پہونچ چکا ہے۔ وہاں کے لوگ فی ہزار ۴۱ فیصدی اس مشین سے کام لیتے ہیں۔ (۱۰۹)

انگریزی بولنے کی سزا

جن اشخاص کو انگریزوں کے ساتھ رہنے کا عام طور پر اتفاق پڑتا ہے وہ ذیل کے واقعہ سے سبق سیکھیں۔ بنگال کے پوسٹماسٹر جنرل کے پاس ایک سپرنٹنڈنٹ محکمہ ڈاک کی چٹھی آئی ہے کہ ۲۰ اگست کو لفٹنٹ ڈاکخانہ میں آیا اور ہیڈ کلرک سے بات چیت کرنے لگا جو سوقیانہ طور پر تعظیم کے لئے کھڑا ہوگیا۔ لفٹنٹ مذکور نے ولائتی ڈاک کی نسبت کچھ دریافت کیا جس کا کلرک نے مناسب جواب دیا۔ مگر بات یہ ہوئی کہ لفٹنٹ مذکور نے تو ہندی زبان میں کلرک سے دریافت کیا۔ مگر کلرک نے اس کو انگریزی میں جواب دیا اور اس قصور پر لفٹنٹ مذکور نے کلرک کو پیٹا۔ پوسٹماسٹر نے معاملہ کمان افسر صاحب کے پاس بھیجا۔ جس کا جواب پوسٹماسٹر کو منفصلہ ذیل ملا ہے

از کمان افسر۔ بنام پوسٹماسٹر۔ بحوالہ آپکی چٹھی جس میں ہیڈ کلرک کی شکایت مندرج تھی کہ اُسکو لفٹنٹ نے زد و کوب کیا ہے۔ افسر مذکور چاہتا ہے کہ میں آپ کو تحریر کروں کہ اُسے آپ کے کلارک کو مارنے کا افسوس ہے۔ لیکن آپ پر یہ بات ضروری طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں زیادہ قصور آپکے کلارک کا ہے جس نے انگریزی بولنے کی گستاخی افسر مذکور کے روبرو کی۔ جو ہندی میں کلام کر رہا تھا اور میرا خیال ہے کہ آپ بھی متفق ہونگے کہ آپ کے کلارک نے اپنے کئے کی سزا پائی۔ اور آئندہ کے لئے اپنے کلرکوں کو اس بارہ میں ہدایت کردیویں گے۔ (ریکارڈ)

گلدستہ اخبار

ٹوکیو اور اس کے گرد و نواح میں فی الحال جو سیلاب آیا تھا اس میں حسب ذیل نقصانات ہوئے ہیں ۱۱۱۲ آدمی مفقود الخبر ہیں ۱۵۱۶۲۳۵ مکانات ڈوب گئے۔ ۳۵۹۶۲ مکانات بہ گئے ۷۰۹ پل دریاؤں کے کنارے مسمار ہو گئے۔ ۱۸۰۳ پل بالکل بہ گئے۔ اور ۱۱۵ مقامات کی زمین شق ہو گئی۔

مسٹر مارٹینو سشن جج دہلی کمرہ عدالت میں برسر اجلاس تھے۔ انکو ٹانگ کیساتھ کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا دیکھا تو حیران و ششدر رہ گئے کہ ایک بڑا زہریلا سانپ اُن کی میز پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جج صاحب فوراً کرسی سے کود گئے اور عدالت کے چپڑاسیاں نے سانپ کا کام تمام کیا۔ یہ وہی جج ہیں جنھوں نے اپنے مشہور فیصلہ مقدمہ بلوہ راولپنڈی میں اپنے انصاف سے تمام ہندوستانیوں کو برٹش انصاف کا گرویدہ بنا لیا تھا۔

مہاراجہ قاسم بازار نے دس ہزار روپیہ میجر باسو اور لفٹنٹ کرنل کیرتی کار کی تصنیف و ہندوستانیوں اور دیسی جڑی بوٹیاں نامی کتاب کے شایع کرنے کے اخراجات کے لئے عطا کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب کا عطیہ حوصلہ افزا ہے۔

ریلوے اسٹیشن دہلی پر ایک مارواڑی کی ۲۲۰۰ روپیہ کی چاندی دیکھتے دیکھتے گم ہو گئی ہے۔

بمبئی میں نکاس بدرو کے انتظام کی ضروری اصلاح منظور کی گئی ہے ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

کلکتہ میں پان کے زہریلے جرم کی تحقیقات کیگئی پان یا سپاری میں کچھ زہر پایا نہیں گیا۔

گورنمنٹ چینی تبت سے مفرور و پناہ گزین دلائی لاما صاحب کو پھر بحال کرنے پر مجبور پائی گئی ہے

پچھلے ہفتہ کراچی سے ۵۵۲۹۵ ہنڈرڈ ویٹ گیہوں ۲۳۱۰۵ ہنڈرڈ ویٹ تخم سرسوں ولایت بھیجا گیا۔

پنجاب کے سررشتہ پولیس میں مجرموں کے انگوٹھے کے نشان محفوظ ہیں وہ ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۱۷۲ ہیں۔

مشہور ہے کہ امرناتھ یاترا کا راستہ درست کیا جاویگا اور جا بجا سرائیں بنائی جاوینگی۔

لوکل

۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر کو میلہ چھپار جسکو گوگے پیر کا میلہ کہتے ہیں بڑی رونق سے منعقد ہوا اُس کا انتظام ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے جو بڑے تجربہ کار اور بیدار مغز حاکم ہیں جناب خاں صاحب خان محمد ظفر خاں صاحب مروت کے سپرد فرمایا۔ آنجناب نے بدرجہ اعلیٰ بخوبی انتظام فرمایا اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ مورخہ ۷ استمبر کو میلہ میں ہی تار پہونچا کہ جناب خانصاحب موصوف لودیانہ کے افسر مال مقرر ہوئے اور پیر قمر الدین صاحب حصار کو تبدیل ہوئے۔ گذشتہ سال مالا مال ۳۱۱ روپیہ آمدنی ہوئی تھی امسال مبلغ ۳۷۷ روپیہ اور کچھ آنہ اور یعنی تقریباً ۸۰ روپیہ زیادہ حالانکہ میلہ بباعث نمائش منڈی احمد گڈہ و کشتی ہا کے بہت کم تھا۔ مگر پھر بھی آمدنی زیادہ ہوئی۔

مورخہ ۱۳ استمبر ۱۹۱۰ء بمقام شملہ محمڈن پارٹی میں جناب نفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے خانصاحب کو حضور وکٹیر ائے اور ڈیلی صاحب کے پیش کیا پر وہ بہت خوش ہوئے اور خانصاحب کے بہادرانہ کارناموں کو سنکر نہایت مسرت ظاہر فرمائی۔ پھر خانصاحب کو کمانڈر انچیف صاحب کے پیش کیا گیا وہ بھی نہایت ہی خوش ہوئے اور خانصاحب کو اپنے ساتھ چاء نوش فرمانیکا شرف بخشا اور بوقت شام کئی گھنٹہ خانصاحب سے تخلیہ میں گفتگو ہوتی رہی۔ خاندانی شرافت اور عمدہ خدمات کا صلہ ضرور ملتا ہے۔

پادری اے۔ بی۔ گولڈ صاحب مشنری لودیانہ نے بروقت میلہ چھپار بڑے زور شور سے انجیل شریف کی بشارت دی اور کتابیں بھی لوگوں کو دیگئیں۔

شہر کے حلوائی دودھ میں پانی ملانے سے باز نہیں آتے افسران کمیٹی کو ضرور اس طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ ایک افسر بوقت شب دودھ کا معائنہ فرمانے کے لئے مقرر فرمایا جاوے

ضرورت

۳/۳

ایک انگریزی و اُردو دان مسیحی شخص کی ضرورت بحیثیت اسسٹنٹ ماسٹر آر۔ پی۔ چرچ و مبرہ دون کی ہے اُمیدوار کو مشاہرہ مبلغ ۳۵ روپے ماہوار معہ ترقی آئندہ دیا جائیگا درخواست کنندہ معہ نقولات سرٹیفکیٹ بتہ حسب ذیل روانہ کریں اُمیدوار کو خط و کتابت انگریزی اور اُردو زبان میں بھی کرنی ہوگی۔

کے منوحا۔ پاسٹر۔ آر۔ پی۔ چرچ۔ دہرہ دون

ضرورت

۲ ۱

کوئن وکٹوریہ ہائی سکول آگرہ کے لئے انگریزی نارمل امتحان کے پاس شدہ دو نارمل وظیفے مبلغ ۶ روپیہ ان اُمیدواروں کو دیئے جائیں گے جنھوں نے انٹرنس امتحان پاس کیا ہو کورس دو سال کا ہوگا۔ درخواستیں پرنسپل وکٹوریہ ہائی سکول آگرہ کو آنی چاہئیں

ضرورت

اینگلو ورنیکولر مڈل سکول کیلئے ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے کم از کم انٹرنس پاس ہو اور حساب میں ہوشیار ہو سائل اپنی عمر اور تجربہ کی بابت تحریر کرے درخواستیں معہ نقول اسناد پادری اے جی میگا ایڈیٹر یو۔ پی بھیجنی چاہئیں۔



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ سے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ر
ہندوستان و پنجاب " " ۱ر
غیر ممالک سے " " ۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگر	بجر	ے
چوتھائی کالم	بجر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہعہ
پورا کالم	عہ	ہعہ	سہ
پورا صفحہ	مہ	اعہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بابعد کے لئے ار فی سطر۔ ایک سو بیسے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے عرق کافور ہوتا تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑتی کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی بیماری آنے سے پہلے ہی گھر میں رکھتے یہہ اعلیٰ عرق کافور جسمیں سب سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ والے کو ہر وقت گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ بیماری کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماری کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی (۸ر) آٹھ آنہ محصولڈاک (۵ر) (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتوں کا کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن دستکار کو نول کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ

نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ۱۱ دعہ تک گروتول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے للعہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۱۰۰ فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۲ کاپیاں فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انجیل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اگر سلسلہ اسیطرح چلتا رہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے ہم بجائے اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام سنڈے سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کرتے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی سو وی۔ پی کے ذریعہ سے +

[illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے سے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر منّا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

باوری ای ۔ ایم ۔ ویری ۔ صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ اڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائی ۔ برادرز چھپا اور شائع ہوا